فضل الصحابة

صحابہ کرام کے فضائل ومناقب

تحریر: مختاراحمد محمدی مدنی
داعی ومترجم الجبیل دعوہ سنٹر سعودی عرب
00966501847172

رجب۱۴۴۳ھ/فروری 2022ء

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين وأشهد ألا اله الا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين، وبعد :

صحابہ سے مراد!:

صحابہ صحابی کی جمع ہے ان سے مراد وہ نیک اور باعزت ہستیاں ہیں جنہیں اللہ رب العالمین نے ایمان کی توفیق دی اور اپنے حبیب وخلیل محمد ﷺ سے ملاقات و صحبت اور رفاقت کے لئے منتخب فرمایا، خواہ ایک لمحہ ہی کے لئے کیوں نہ ہو اور اسلام ہی پر ان کی وفات ہوئی۔ ایسے لوگوں کو صحابہ کہا جاتا ہے۔

صحابہ کی شان وعظمت:

پوری کائنات میں انبیاء کرام کے بعد انہیں خوش قسمت وہ قابل قدر ہستیوں کا مقام ہے، بحالت ایمان نبی کریم ﷺ سے ملاقات اور پھر اسی پر وفات اتنا بلند رتبہ ہے، جسے دنیا کا کوئی عام انسان حاصل نہیں کرسکتا، اس فضیلت کے سامنے دنیا کی ساری فضیلتیں ہیچ وکمتر ہیں۔

امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ أفضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے معاویہ کی ناک میں جومٹی داخل ہوئی وہ عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے''۔

(الحجة فی بیان المحجة لأبی القاسم الأصبهانی ۲ / ۳۷۷)

سئل الإمام أحمد أيهما أفضل عمر بن عبد العزيز أم معاوية ؟ فقال لغبار لحق بأنف جواد معاوية بين يدى رسول الله ﷺ خير من عمر بن عبد العزيز وأماتنا على محبته (شذرات الذہب ا/۶۵)

امام أہل السنۃ والجماعۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے یہی سوال کیا گیا تو فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے ساتھ معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں جوغبار داخل ہوا وہ عمر بن عبد العزیز سے بہتر ہے'اللہ تعالی ہمیں ان کی محبت پرموت دے''۔

اور جب ان سے کہا گیا کہ ایک آدمی ہے جوعمر بن عبدالعزیز کومعاویہ سے افضل کہتا ہے؟ **وقيل له يا أبا عبد الله ان هناك رجل يفضل عمر بن العزيز على معاوية ؟ فقال : لا تؤاكله ولا تجالسه ولا تشاربه واذا مرض فلا تعده (ذيل طبقات الحنابلة لابن رجب)**

فرمایا: اس کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا چھوڑ دو جب بیمار ہوتو اس کی عیادت کے لئے بھی مت جانا۔

سبحان اللہ، یہ ہے نبی کریم ﷺ کے پاکباز صحابہ کا مقام ومرتبہ، ایسا کیوں نہ ہواس وسیع وعریض کائنات میں آپ ﷺ سے بڑھ کرتو کوئی نہیں ہوا، کسی بڑے شخص سے ملاقات کو انسان اپنی زندگی کا سب سے حسین و بہترین لمحہ سمجھتا ہے، آپ تو اس کائنات کے امام ورہبر، سرداروں کے سردار ہیں، پوری دنیا آپ ﷺ کے مقام ومرتبہ کو نہیں پہنچ سکتی، اسی رحمت دوعالم کی ہم نشینی کے لئے ان عالی مقام ہستیوں کا انتخاب رب العالمین کی طرف سے ہوا۔

یہ وہ بابرکت جماعت ہے جن کی تعلیم وتربیت اور تصفیہ وتزکیہ سرور کائنات محمد ﷺ کے مبارک ہاتھوں انجام پایا، رضائے الٰہی کے لئے اپنا سب کچھ نبی کریم ﷺ کے قدموں پر نچھاور کردیا، یہ راتوں کی تاریکی میں تہجد گذار تو دن کے اجالوں میں شہہ سوار تھے۔

یہ وہ گروہ ہے جس نے قرآن وسنت کا نزول ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا، جبریل امین سے نبی اکرم ﷺ کی براہ راست گفتگو وحدیثوں کو سنا، اللہ کے رسول ﷺ کو باتیں کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ کی زبان مبارک سے بلاواسطہ حدیثیں سنیں، آپ ﷺ کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سفر کرنے کھانے پینے بات چیت کرنے عبادت کرنے حج وعمرہ کرنے اور جہاد کرنے کا شرف حاصل ہوا، وہ قرآن وسنت کے حقیقی واولین گواہ ہیں، یہ توحید وسنت، علم وعمل، اخلاق وکردار صداقت وامانت، دعوت

وتبلیغ کے آفتاب وماہتاب اور درخشندہ ستارے تھے‘ قرآن وسنت کو اپنی آنکھوں کا سرمہ اورنور بنایا اور دین حق کی نشرواشاعت کے لئے پوری دنیا میں نکل گئے‘ یہ مہاجرین تھے جنھوں نے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کردیا‘ یہ انصار تھے اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام کی وسعت سے زیادہ مدد کی‘ ان کی وجہ سے اللہ نے اسلام اور کلمہ کے جھنڈے کو بلند کیا‘ اور پوری دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔

حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام آپ ﷺ کے سچے نبی ہونے کی دلیل ہیں‘ جس طرح اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی نشانیاں سابقہ آسمانی کتابوں میں ذکر کی‘ اپنے نبی کے صحابہ ودوستوں کی بھی نشانیاں اور ان کی مثال بیان کی‘ پورا دین انہی مقدس ہستیوں کے ذریعہ انسانوں کو ملا ہے‘ اللہ رب العالمین نے عرش سے ان کی تعدیل وتوثیق فرمائی ان کا تزکیہ کیا‘ اگر ان کے طرز عمل میں کہیں کمی نظر آئی تو اس کی اصلاح فرمائی‘ انہیں جنت کی نوید سنائی‘ ان کے لئے اجر عظیم کا وعدہ کیا‘ ان کے لئے بہترین انجام کا مژدہ جانفزا سنایا‘ ان کے ایمان کو معیار حق وہدایت قرار دیا‘ ان کے راستے کو معیاری راستہ قرار دیا‘ اور ان کے سچے وکامل مومن ہونے کی سند عطا فرمائی‘ ان کے راستے کی مخالفت پر جہنم کی وعید سنائی‘ ان کے اخلاص وللّٰہیت اور ان سے راضی ہونے کی شہادت دی‘ وہ اللہ سے راضی ہوگئے‘ اللہ ان سے راضی ہوگیا‘ دنیا سے صحابہ کرام کے چلے جانے کے بعد ہر صحابی کا نام آنے پر رضی اللہ عنہ کہنا ہر مسلمان کا دستور بن گیا

کسی صحابی کا نام مسلمان کی زبان پر اس کے بغیر جاری ہی نہیں ہوسکتا' اللہ کے نبی ﷺ نے ان سے محبت کرنے کو دین' ایمان کا جزء' ان سے محبت کو اپنی محبت' اور ان سے بغض وعداوت کو نفاق قرار دیا۔

صحابہ کرام وہ پاکباز ہستیاں ہیں جو قرآن کریم کی اولین مخاطب ہیں' جہاں بھی یاایہا الذین آمنوا سے ندا دی گئی' جہاں بھی قرآن کریم میں مومنین' متقین' محسنین' صابرین' منیبین' مخبتین اوراس طرح کے الفاظ استعمال ہوئے ان سے سب سے پہلے یہی لوگ مراد ہے وہ اس دھرتی کے انسان نما فرشتے تھے' وہ بلند اخلاق وکردار کے حامل تھے ان کے دلوں میں صدق وصفا' اللہ کی راہ میں فدائیت اور دین پر استقامت کے جذبات موجزن تھے' ان کی تعریف ومدح سے زبان عاجز اور قلم قاصر ہے' وہ اس کائنات میں سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والے اور اپنی جان ومال اور متاع وجائیداد کو نچھاور کرنے والے تھے' عروۃ بن مسعود الثقفیؓ فرماتے ہیں:

''والله لقد وفدت على الملوك' لقد وفدت على كسرى وقيصر والنجاشي' والله ما رأيت ملكا قط يعظمه أصحابه مثل ما يعظم أصحاب محمد محمدا (ﷺ) والله ان تنخم نخامة الا وقعت في كف رجل منهم فدلك بها وجهه وجلده واذا امرهم ابتدروا

أمـره واذا تـوضـا كـادوا يـقتتـلـون على وضوئه واذا تكلموا خفضوا اصواتهم عنده وما يحدون النظر اليه تعظيما له". (بخاری)

ترجمہ: ''اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے دربار میں بھی گیا' قیصر وکسریٰ اور نجاشی کے دربار میں حاضری دی' میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کی تعظیم اس کے ساتھی اس طرح کرتے ہوں جس طرح محمد (ﷺ) کے ساتھی محمد ﷺ کی کرتے ہیں' اللہ کی قسم آپ کا بلغم بھی ان کے کسی ساتھی کی ہتھیلی میں گرتا ہے' اور پھر اسے اپنے چہرے اور چمڑے پر پوچھ لیتا ہے' جب وہ کسی چیز کا حکم دیتے ہیں تو کرنے کے لئے لوگ دوڑ پڑتے ہیں' اور جب وہ وضو کرتے ہیں تو بچا ہوا پانی لینے کے لئے لوگ جھگڑ پڑتے ہیں' اور جب ان سے بات کرتے ہیں تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور تعظیم کا عالم تو یہ ہے کہ ان کو نظر بھر کوئی دیکھ نہیں سکتا ''۔

حقیقت وسچائی یہ ہے کہ پورا دین ان کی شان وعظمت' مقام ومرتبہ' اخلاص وللّٰہیت' شجاعت وصداقت اور جاں نثاری وفدا کاری پر شاہد عدل ہے۔

صحابہ کرام کے فضائل چند آیات کی روشنی میں:

ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّ الَّـذِيْنَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْـلِ اللّـهِ وَالَّـذِيْـنَ آوَواْ وَّنَـصَرُواْ أُوْلَـئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ﴾

(سورۃ الأنفال: ۷۲)

یعنی: ''جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور جن لوگوں نے انہیں پناہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ''۔

﴿وَالَّـذِيْـنَ آمَـنُـواْ وَهَـاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالَّذِيْنَ آوَواْ وَّنَـصَـرُواْ أُولَـئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾

(سورۃ الأنفال:۷۴)

یعنی: ''اور جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی''۔

﴿لَـــكِـنِ الـرَّسُـولُ وَالَّـذِيْـنَ آمَـنُـواْ مَعَـهُ جَاهَدُواْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنـفُـسِهِـمْ وَأُوْلَــئِكَ لَهُـمُ الْخَيْرَاتُ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (88) أَعَدَّ اللّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ

الْعَظِيُمُ﴾ (سورۃ التوبۃ:۸۸-۸۹)

یعنی: ''لیکن خود رسول اللہ اوران کے ساتھ کے ایمان والے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں' یہی لوگ بھلائی والے ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں انہیں کے لئے اللہ نے وہ جنتیں تیار کی ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' جن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

﴿وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِىُ تَحْتَهَا الأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا أَبَداً ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (سورۃ التوبۃ: ۱۰۰)

یعنی: ''اور جو انصار ومہاجرین سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروکار ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوگئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کررکھا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے''۔

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِىْ قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحاً قَرِيْباً ﴾ (سورۃ الفتح:۱۸)

یعنی: ''یقیناً اللہ تعالی مومنوں سے خوش ہوگیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کررہے تھے' ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کرلیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اورانہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی'' ۔

﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِيْ التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِيْ الْإِنجِيْلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيْماً﴾ (سورۃ الفتح:۲۹)

یعنی: ''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت اور آپس میں رحمدل ہیں' آپ انہیں رکوع وسجود کی حالت میں پاؤ گے' وہ اللہ تعالی کے فضل ورضا کی جستجو میں رہتے ہیں' ان کی پہچان ان کی پیشانیوں پر سجدے کے نشانات ہیں تورات میں ان کی یہی مثال دی گئی ہے' اور ان کی مثال انجیل میں اس کھیتی کے مانند ہے جس نے اپنا انکھوا نکالا' پھر اسے مضبوط کیا' اور وہ موٹا ہوگیا' پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہوگیا' اور کسانوں کو خوش کرنے لگا' تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑھائے' ان ایمان اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت

بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے''۔

اس آیت کریمہ میں اللہ نے نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی صداقت کے طور پر آپ ﷺ کے صحابہ کو پیش کیا ہے' یعنی صحابہ کرام آپ ﷺ کے نبی برحق ہونے کی دلیل ہیں' لہذا جو صحابہ کرام کو گالیاں دیتا ہے یا ان کی تحقیر وتنقیص کرتا ہے وہ گویا آپ ﷺ کی نبوت کا انکار اور آپ ﷺ کی تنقیص کرتا ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ان کے دین وایمان اور نصرت ومدد کی وجہ سے وہی بغض ونفرت رکھے گا جو کافر ہوگا' صحابہ کرام سے نفرت وبغض وعداوت یہ عملی نفاق نہیں بلکہ عقیدہ کا نفاق ہے۔

آج جو نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام سے بغض وعداوت رکھتے ہیں ان کے چہرے بتا دیتے ہیں جس طرح صحابہ کرام اپنے چہروں پر سجدوں کے نشانات سے پہچانے جاتے تھے ٹھیک اسی طرح ان کے جو دشمن ہیں وہ اپنے چہروں سے پہچانے جاتے ہیں۔

قارئین کرام! ساری آیتوں کا استقصاء مقصود نہیں ہے' صرف نمونے کے طور پر چند آیتیں پیش کردی گئی ہیں ورنہ پورا قرآن کریم کسی نہ کسی طرح ان کے مناقب وفضائل پر دلالت کرتا ہے' ایک مؤمن کے لئے تو صرف ایک آیت ہی کافی ہو جاتی ہے۔

صحابہ کرام کے فضائل احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں:

جہاں خالق کائنات نے اپنے کلام پاک میں ان کی خوب خوب مدح فرمائی، ان کے جنتی ہونے کی شہادت دی وہیں نبی کریم ﷺ نے ان کے مناقب وفضائل میں حدیثیں بیان کی ہیں، جو ہم تک متواتر طرق سے پہنچی ہیں، صرف چند حدیثیں بطور نمونہ پیش کی جارہی ہیں

صحیح بخاری ومسلم میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :(**لا تسبوا أصحابی فوا الذی نفسی بیده لو أن أحدکم أنفق مثل أحد ذهبا ما أدرک مد أحدهم ولا نصیفه)**

ترجمہ: ''میرے صحابہ کو برا نہ کہو، تین بار آپ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو نہ ان کے مد یعنی پاؤ کلو اور نہ ہی ان کے نصف کے برابر پہنچ سکتا ہے''۔

ایک دوسری حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: **عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ من سب أصحابی فعلیه لعنة الله والملائکة والناس أجمعین . (حسنه الألبانی فی السلسلة الصحیحة)**

ترجمہ:''جس نے میرے صحابہ پر سب وشتم کیا اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔''

(قال رسول الله ﷺ النجوم أمنة للسماء فاذا ذهبت النجوم أتى السماءَ ما تُوعد ُ' وأنا أمنة لأصحابي فاذا ذهبت أتى أصحابى ما يوعدون 'وأصحابي أمنة لأمتى فاذا ذهب اصحابي أتى أمتي ما يوعدونَ . (صحيح مسلم)

ترجمہ:'' تارے آسمان کے امین ونگہبان ہیں' جب تارے ختم ہوجائیں گے تو آسمان بھی ختم ہوجائے گا' اور میں صحابہ کا امین ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ آجائے گا' اور میرے صحابہ میری امت کے امین ہیں' جب صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ آجائے گا ''۔

و قال ﷺ فى الأنصار : لا يحبهم الا مؤمن ولا يبغضهم الا منافق من أحبهم أحبه الله ومن أبغضهم أبغضه الله .(متفق عليه)

نبی اکرم ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا:'' ان سے مؤمن ہی محبت کرسکتا ہے' اور ان سے بغض منافق ہی رکھ سکتا ہے' جو ان سے محبت کرے گا اللہ ان سے محبت کرے گا' اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ بھی ان سے بغض رکھے گا''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ سے محبت ایمان کی اور ان سے بغض ونفرت نفاق کی پہچان ہے، اس حدیث میں گرچہ انصار کے بارے میں کہا گیا ہے لیکن اس میں مہاجرین بدرجہ اولی شامل ہیں، کیونکہ انصار کے مقابلہ میں مہاجرین کی قربانیاں اوران کی خدمات اوران کے فضائل ومناقب زیادہ ہیں۔

صحابہ کی شان وشوکت اور رفعت وبلندی کا عالم یہ ہے کہ جنگ میں ان کی شرکت سے فتح حاصل ہوجائے گی۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: (يأتي على الناس زمان فيغزو فئام من الناس فيقولون فيكم من صاحب رسول الله ﷺ يقولون : نعم فيفتح لهم ، ثم يأتي على الناس زمان فيغزو فئام من الناس فيقولون فيكم من صاحب أصحاب رسول الله ﷺ يقولون : نعم فيفتح لهم ، ثم يأتي على الناس زمان فيغزو فئام من الناس فيقولون فيكم من صاحب من صاحب أصحاب أصحاب رسول الله ﷺ يقولون : نعم فيفتح لهم . (صحیح بخاری)

ترجمہ: '' لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کچھ لوگ جنگ کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں ایسے لوگ ہیں جنہیں رسول اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہے؟ لوگ کہیں گے: ہاں، تو ان کو فتح مل جائی گی، پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کچھ لوگ

جنگ کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں ایسے لوگ ہیں جنہیں نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کی صحبت حاصل ہے؟ لوگ کہیں گے ہاں، تو ان کو فتح حاصل ہو جائے گی، پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کچھ لوگ جنگ کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں ایسے لوگ ہیں جنہیں تابعین کی صحبت حاصل ہے؟ لوگ کہیں گے ہاں، انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم.** (متفق علیہ)

ترجمہ: ''تم میں سب سے بہتر لوگ میرے زمانہ والے ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں، پھر جو ان کے بعد ہیں''۔

جب عمر فاروق نے حاطب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کی اجازت نبی اکرم ﷺ سے چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: **وما یدریک أن اللہ اطلع علی أھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم** (متفق علیہ)

ترجمہ: ''کیا تمہیں نہیں معلوم! کہ اللہ نے بدری صحابہ کے بارے میں فرمایا تم جو چاہو کرو میں نے تم لوگوں کی مغفرت کر دی ہے''۔

وعن جابر قال رسول اللہ ﷺ: لا یدخل النار أحد ممن بایع تحت الشجرۃ. (صحیح سنن ترمذی)

ترجمہ:'' جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے بھی درخت کے نیچے بیعت کی وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: **اللہ اللہ في أصحابي اللہ اللہ في أصحابي لا تتخذوھم غرضا بعدی فمن أحبھم فبحبی أحبھم ، ومن أبغضھم فبغضی أبغضھم ، ومن أذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشک أن یاخذہ . (سنن ترمذی ، ضعفہ الإمام الألبانی)**

ترجمہ:'' میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ نہ بنانا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی بناء پر ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا تو مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض کیا''۔

اور اس بات پر حقیقی اور سچے مسلمانوں کا شروع سے آج تک اجماع ہے اور تا قیامت اجماع رہے گا کہ صحابہ کرام سے محبت، ان کی توقیر و تعظیم اور ان کا ادب واحترام کرنا دین کا حصہ اور ہر مسلمان پر واجب اور ضروری ہے، اور یہ کہ وہ اس امت کے سب سے افضل لوگ ہیں، ان کی تنقیص وتوہین اور عیب جوئی کرنا حرام ہے اور یہ نفاق کی علامت ہے ۔

صحابہ کرام کے فضائل ائمہ عظام وعلماء کرام کے اقوال کی روشنی میں

قال عبد الله بن عمر رضی الله عنه : لا تسبوا أصحاب محمد ﷺ فلمقام أحدهم ساعة خير من عبادة أحدكم أربعين سنة

(مسند احمد وسنده صحيح)

صحابی جلیل ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''محمد ﷺ کے صحابہ کو گالی نہ دو، ان کا نبی کے ساتھ ایک لمحہ تمہاری چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے''۔

يقول عبد الله بن مسعود رضی الله عنه : ان الله نظر فی قلوب العباد فوجد قلب محمد ﷺ خير قلوب العباد فاصطفاه لنفسه فابتعثه برسالته، ثم نظر فی قلوب العباد بعد قلب محمد ﷺ فوجد قلوب أصحابه خير قلوب العباد فجعلهم وزراء نبيه، يقاتلون على دينه (مسند أحمد بسند صحيح)

صحابی جلیل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ نے تمام بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو سب سے بہتر دل محمد ﷺ کا پایا، آپ ﷺ کو اپنے لئے چن لیا اور اپنی رسالت دے کر مبعوث فرمایا، نبی ﷺ کے دل کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو آپ کے صحابہ کے دلوں کو تمام بندوں میں سب سے بہتر پایا، پس انہیں اپنے نبی کا مددگار بنایا، جو اللہ کے دین کے لئے قتال کرتے ہیں''۔

مزیدفرمایا : أولـئک أصـحاب محمد ﷺ کانوا أفضل هذه الأمة ، أبـرهـا قـلوبا ، وأعمقهم علما ، وأقلها تكلفا ، قوم اختارهم الله لـصـحبة نبيـه واقامة دينه ، فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم في آثارهم ، وتـمسكوا بما استطعتم من أخلاقهم ودينهم فانهم كانوا علي الهدي المستقيم (جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر)

یعنی: ''یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ ہیں اس امت کے سب سے افضل لوگ، امت میں سب سے زیادہ پاک دل والے، سب سے گہرے علم والے، سب سے کم تکلف کرنے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کے قیام کے لئے پسند کرلیا، لہذا تم ان کے فضل کو پہچانو ان کے آثار کا اتباع کرو، ان کے اخلاق ودین کو استطاعت بھر اپناؤ، اس لئے کہ وہ صراط مستقیم پر تھے ''۔

وقـال الإمـام أبـو حـنيـفة : مقام أحدهم مع رسول الله ﷺ ساعة واحدة خير من عمل أحدنا جميع عمره وإن طال .(مناقب أبي حنيفة)

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کسی صحابی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کا ایک لمحہ ہماری زندگی بھر کی عبادت سے بہتر ہے خواہ کتنی ہی لمبی عمر کیوں نہ ہو۔''

مزید فرماتے ہیں:**ولا نذكر أحدا من صحابة رسول الله ﷺ الا بخير .**

''ہم جب بھی کسی صحابی کا ذکر کریں گے تو خیر کے ساتھ ہی کریں گے''۔

وقال الإمام الشافعي : أثنى الله أصحاب رسول الله في القرآن والتوراة والإنجيل وسبق لهم على لسان رسول الله من الفضل ما ليس لأحد بعدهم وأعطى الله لهم أعلي منازل الصديقين والشهداء والصالحين ، فهم أدوا الينا سنن رسول الله ﷺ وشاهدوه والوحي ينزل عليه . (مناقب الشافعي)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''اللہ نے صحابہ کی تعریف قرآن، تورات اور انجیل میں فرمائی ہے، اور نبی اکرم ﷺ کی زبان رسالت سے بھی ان کے ایسے فضائل بیان ہوئے ہیں جو ان کے علاوہ کسی کے لئے نہیں ہیں، اللہ نے انہیں صدیقین، شہداء اور صالحین کے اعلی منازل عطا کیا، صحابہ ہی نے نبی اکرم ﷺ کی سنتیں ہم تک پہنچائیں، انہوں نے وحی اترتے ہوئے نبی ﷺ کا دیدار کیا''۔

وقال ابن أبي حاتم الرازي في كتابه الجرح والتعديل : فأما أصحاب رسول الله ﷺ فهم الذين شهدوا الوحي والتنزيل وعرفوا التفسير والتاويل وهم الذين اختارهم الله لصحبة نبيه ونصرته واقامة

دینہ واظهار حقہ فرضیهم لہ صحابة وجعلهم لنا أعلاما وقدوة فحفظوا عنہ ﷺ ما بلغهم عن الله عزوجل وما سن وشرع(باختصار)

ترجمہ: رہے رسول اکرم ﷺ کے صحابہ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے وحی کے نزول کا مشاہدہ کیا' اورقرآن کی تفسیر کا علم حاصل کیا' یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی صحبت ومدداوراپنے دین کے قیام وسربلندی اور نبی کے حقوق کے اظہار وبیان کے لئے منتخب کیا' اوراپنے نبی کی صحبت کے طور پر ان سب سے راضی ہوگیا اوران سب کو ہمارے لئے نمونہ اورمثال بنایا' ان صحابہ نے نبی اکرم ﷺ سے وہ سب کچھ محفوظ کیا جواللہ کی طرف سے نبی ﷺ نے ان کو پہونچایا' اور نبی ﷺ نے جو کچھ مسنون ومشروع قراردیا''۔

یقول ابن حزم رحمہ الله : لو عمر أحدنا الدهر کله فی طاعات متصلة ما وازی عملَ امری' صحب النبی ﷺ ساعة واحدة فما فوقها (الفصل فی الملل والأهواء والنحل)

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر ہم میں سے کوئی اپنی پوری زندگی مستقل اللہ کی اطاعت میں گزارے' تو اس کی پوری زندگی نبی ﷺ کے کسی صحابی کے اس لمحہ کے برابر نہیں ہوسکتی جو اس نے نبی کے ساتھ گزارا''۔

ان فضائل ومناقب میں تمام صحابہ چھوٹے ہوں یا بڑے سب شامل ہیں۔

قارئین کرام ! ان واضح نصوص، اقوال اور شہادتوں کے باوجود اگر کوئی صحابہ کرام میں عیب نکالنے کی کوشش کرے یا انہیں تنقید کا نشانہ بنائے یا ان پر سب وشتم کرے، یا ان پر شک کرے، یا انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دے، یا انہیں فاسق وفاجر کہے یا ان پر اعتراض کرے، یا ان پر جرح وتنقید کرے، یا انہیں دنیا پرست قرار دے، یا انہیں ڈکٹیٹر اور آمر وظالم اور جابر قرار دے، یا انہیں خائن، بدنیت، اور متعصب قرار دے یا ان پر اقرباء پروری کا الزام عائد کرے، اور یہ الزام عائد کرے کہ اس نے اللہ کے دستور کو بدل ڈالا، بیت المال کو گھر کی لونڈی بنا ڈالا، مسلمانوں سے امر بالمعروف والنہی عن المنکر کی آزادی سلب کرڈالی، عدل وانصاف کی مٹی پلید کرڈالی، دیدہ ودانستہ نصوص قطعیہ سے سرتابی کی تو اس کا یہ طرز عمل قرآن وحدیث کے انکار کے مرادف ہے، یہ اللہ رب العالمین کے انتخاب پر کھلا اعتراض ہے، یہ اللہ کے علم پر بھی اعتراض ہے، گویا اللہ رب العالمین کو ان کی بدنیتی، ریاکاری اور سوء خاتمہ کے بارے میں علم نہیں تھا، یہ صرف اس وقت تک مسلمان رہے جب تک نبی کریم ﷺ باحیات رہے جیسے ہی آپ ﷺ کی وفات ہوئی یہ سب منحرف ہوگئے، اور دین اسلام سے نکل گئے، جن مقدس ہستیوں کو آسمان سے جنت کی بشارت ملی، وہ درحقیقت جنت کے مستحق ہی نہیں تھے، اللہ تعالیٰ کو ان کے خاتمہ کے بارے میں علم ہی نہیں تھا، اللہ نے

جھوٹ موٹ میں ان کی تعریف کردی' نعوذ باللہ' کیا اللہ رب العالمین کا کلام ابدی وسرمدی نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالی کا کلام قیامت تک کے لئے نہیں ہے؟ کیا اللہ تعالی نے اپنے کلام کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی ہے؟ کیا اللہ تعالی کو ہر چیز کا علم نہیں ہے ؟ جب اللہ کا کلام تا قیامت باقی رہنے والا ہے' تو قرآن میں صحابہ کے فضائل ومناقب کی آیتیں بھی تا قیامت کے لئے ہیں' ان کے مناقب و ماثر بھی ابدی وسرمدی ہیں' اور جب اللہ ان سے راضی ہوا تو ظاہر ہے کہ وہ صرف ظاہر دیکھ کر راضی نہیں ہوا' بلکہ ان کے ظاہر و باطن اور حال و مستقبل کو دیکھ کر ان سے راضی ہوا' اللہ رب العالمین نے جن کفار کے بارے میں جہنم کی وعید سنائی وہ مرتے دم تک حق سے محروم رہے اور جہنم رسید ہو گئے' سورۃ المسد میں ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل جس کا نام اُروی تھا دونوں کو اللہ تعالی نے جہنم کا ایندھن قرار دیا وہ دونوں تا حیات کفر پر قائم رہے اور کفر ہی پر ان دونوں کی ہلاکت بھی ہوئی' ان دونوں کے بارے میں تو اللہ رب العالمین کی وعید ثابت ہوئی جبکہ صحابہ کرام کے بارے میں اللہ کا علم غلط ٹھہرا اور اللہ تعالی کی شہادت کے برعکس ان کا خاتمہ بالخیر نہیں ہوا' نعوذ باللہ' وہ جنت کے مستحق نہیں ٹھہرے' نبی کریم ﷺ اس فرائض کی بجا آوری میں قاصر رہے' نبی کریم ﷺ زندگی بھر ان سے دھوکہ کھاتے رہے' وہ انہیں پہچان ہی نہ سکے' دونوں ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے رہے ' اللہ تعالی کو بھی دھوکہ دیا' یعنی وہ صرف ظاہر میں مسلمان ہوئے تھے' باطن میں کافر ہی

رہے' منافقین کی خبر اللہ رب العالمین نے نبی کائنات کو دے دی' اگر نعوذ باللہ یہ سچے مسلمان نہ تھے' تو پھر اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب وخلیل کو کیوں نہیں بتایا' اس کے برعکس انہیں جنت کی خوشخبری کیوں سنائی' آج کفر والحاد کا دور دورہ ہے مسلمان ہر چہار سو ذلت ونکبت کا شکار ہیں' ان کی حیثیت گاجر مولی سے بھی کم ہے' وہ جہاں بھی ہیں مظلوم ومقہور ہیں' دشمنان اسلام کا تختہ مشق بنے ہوئے ہیں' ان کی تعلیم وتربیت کا بھی کوئی ٹھوس انتظام نہیں ہے اس جانکنی وکسمپرسی کے عالم میں بھی وہ دین اسلام پر قائم ودائم ہیں وہ اپنی جان گنوا سکتے ہیں سر کٹوا سکتے ہیں' لیکن کفر والحاد کو گلے نہیں لگا سکتے' اس کے برعکس جس جماعت کا تصفیہ وتزکیہ مربی انسانیت نبی آخر الزماں ﷺ کے ہاتھوں ہوا' جس جماعت کا ذکر خیر خالق ارض وسماوات نے فرمایا جنہیں خالق جنت نے اپنی جنت کا مژدہ جانفزا سنایا' جس رب نے ان کے جیسے ایمان لانے میں ہدایت رکھی ہو' آج انہیں کو اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے' خلفائے راشدین جن کی پیروی کو نبی کریم ﷺ نے لازم قرار دیا ہے' جو سارے صحابہ کرام میں سب سے افضل وارفع ہیں ان میں سے تین ظالم وجابر تھے' خائن تھے' ان میں سے دو تو نبی کریم ﷺ کے سسر اور ایک آپ ﷺ کی دو بیٹیوں کے داماد ہیں' ایسے خائن لوگوں سے آپ ﷺ نے رشتہ کیا' اور پھر ان کے فضائل ومناقب میں حدیثیں بھی بیان کی' آپ ﷺ کو کس چیز کا خوف تھا' کیا ان تینوں نے مل کر نبی کریم ﷺ کو یرغمال

بنالیا تھا ؟ یہ تینوں جو چاہتے تھے وہی آپ ﷺ کہتے تھے ؟ ان تینوں کے خلاف کارروائی کرنے کی آپ ﷺ کو جرأت نہیں تھی ؟ جبکہ رب العالمین کا ارشاد ہے **وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** وہ لب بھی جب ہلاتے ہیں تو رب العالمین کے اشارے پر‘ جس نبی کی یہ شان ہو اس کے بارے میں اتنے فرسودہ وبیہودہ وکفریہ خیالات رکھنا کیا یہ نبی اور قرآن کریم کا انکار نہیں ہے‘ کیا یہ مسلمانوں کے جذبات سے کھلا کھلواڑ نہیں ہے‘ جن جانبازوں نے چمن اسلام کی سیرابی میں اپنے خون کو پانی اور پسینہ کی طرح بہایا ہو آج انہیں کے بارے میں چیخ چیخ کر کہا جاتا ہے کہ وہ اسلام کے اعلی معیار پر قائم نہیں تھے‘ جن مردان صدق وامانت کی شہادت رب العالمین نے دی انہیں کے بارے میں یہ کہا جانے لگا وہ اخلاص سے عاری تھے‘ وہ خائن وغاصب تھے پیکر صداقت کے بجائے رزالت کے خوگر تھے‘ جن لوگوں کو اللہ رب العالمین اور نبی دوعالم ﷺ نے ہدایت کی علامت قرار دیا‘ وہ ہدایت ہی پر نہیں تھے‘ اور یہ کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے یہ تو بہت ہی چھوٹی سی بات ہے ان حاملین عقائد کے یہاں تو ایسی ایسی باتیں ہیں جن کا صرف سوچنا ادنی سے ادنی مسلمان کے یہاں کسی کفر سے کم نہیں‘ کہنا اور سننا تو دور کی بات ہے‘ ان عقائد کی سنگینی اتنی سخت ہے کہ ان سے زمین دولخت ہو جائے‘ آسمان شق ہو جائے‘ سورج وچاند بے نور ہو جائے‘ سمندر خشک ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے‘ ایسے لوگوں سے کس بات کی امید

کی جاسکتی ہے جوصحابہ کرام کا دشمن ہو وہ مسلمانوں کا دوست کیسے ہوسکتا ہے؟ جو ایسی امید رکھتا ہے وہ کبوتر سے بڑا احمق ہے‘ وہ اپنے بچوں کو ماں کے دودھ کے ساتھ بغض صحابہ کا بھی عقیدہ پلاتے ہیں‘ یاد رہے! خوارج اور روافض یہ دو بڑے فرقے ہیں جو صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں‘ ان دونوں کے عقائد میں بڑی مماثلت پائی جاتی ہے۔

افسوس تو اس بات پر یہ ہے کہ جو مسلمان ہی نہیں ہوئے ان کے ساتھ ترحم وترضی کی باتیں کرتے ہیں‘ ابولؤلؤ مجوسی جو خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے اس کو بابا شجاع کا لقب دیتے ہیں‘ ابوطالب کے لئے رضی اللہ عنہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان ہی نہیں ہوئے اس کے برعکس جن مخلصوں نے اسلام کی خاطر اللہ کی رضا کے لئے اپنی بیوی آل واولاد‘ گھر بار عزیز واقارب دوست واحباب‘ اپنے جذبات وخواہشات‘ اور آرام وآسائش کی تمام چیزوں کو نبی کریم ﷺ پر قربان کردیا تھا‘ ان پر تبرا ولعن وطعن ان کے دین ومذہب کا حصہ ہے‘ دنیا کی کسی بھی قوم سے اگر آپ سوال کریں کہ تمہارے نزدیک سب سے بہتر کون لوگ ہیں وہ ان لوگوں کو بتائیں گے جنہوں نے ان کے بانی یا قائد کا دور پایا ہو‘ یہودیوں سے پوچھیں تو وہ یہی کہیں گے کہ ہمارے عقیدے کے مطابق سب سے بہتر وہ ہیں جنہیں اللہ نے موسی علیہ السلام کی صحبت کیلئے اختیار کیا‘ نصرانیوں سے سوال کریں وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ سب سے افضل وبہتر وہی لوگ ہیں جنہیں عیسی علیہ السلام سے ملاقات

وصحبت کا شرف حاصل ہوا، لیکن جب دشمنان صحابہ سے آپ سوال کریں کہ سب سے بدترین لوگ کون ہیں تو برملا اور فخر کے ساتھ کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا۔افسوس درافسوس!!!ان لوگوں کو اگر کوئی فاسق وفاجر یا ظالم وخائن کہے تو وہ اپنے لئے ہرگز برداشت نہیں کریں گے، لیکن صحابہ کرام کو ان القاب سے نوازنے میں انہیں کوئی عار نہیں، یہ ان کے عقیدہ کا حصہ ہے، اگر کوئی کافر یا دشمن اسلام کسی صحابی کو گالی دے دے یا انہیں ظالم وفاسق کہہ دے تو سارے مسلمان اس کے خلاف یکجا ہو جائیں گے، مظاہرات ہوں گے، احتجاج درج کرائے جائیں گے، جب تک معافی نہ مانگ لے اس وقت خاموش نہیں بیٹھ سکتے، لیکن جب یہ کریں تو کوئی اف بھی نہ کرے، کوئی حرف شکایت بھی زبان پر نہ لائے، کیونکہ یہ ان کا عقیدہ ہے، اور عقیدہ کے خلاف زبان ہلانا اس کی توہین اور اس کا مذاق اور کھلواڑ شمار کیا جاتا ہے، خواہ وہ دنیا کا سب سے باطل عقیدہ ہی کیوں نہ ہو۔

صحابہ کرام پر لعن طعن کرنے والوں کے بارے میں سلف صالحین کا موقف

قارئین کرام! صحابہ کرام پر لعن طعن دراصل دین اسلام پر لعن وطعن ہے اور دین اسلام کو نہ صرف مشکوک بنانا بلکہ اسے منہدم کرنا ہے' کیونکہ دین اسلام صحابہ کرام ہی کے توسط سے ہم تک پہنچا ہے' وہی دین اسلام کے اولین راوی ہیں' اللہ کے فضل کے بعد انہیں مقدس حضرات کی تگ ودو اور محنت وجانفشانی سے پوری دنیا میں اسلام کا ڈنکا بجا' جب وہی صداقت وعدالت کے معیار پر پورے نہیں اترتے' جب وہی ظالم وفاسق' فاجر وبدکردار اور ناقابل اعتماد تھے' تو ان کے توسط سے آیا ہوا دین کبھی اصلی ومعیاری دین نہیں ہوسکتا' اس سے دین کی عمارت خود بخود منہدم ہوجاتی ہے' دین اسلام کا سارا ڈھانچہ زمین بوس ہوجاتا ہے' رسالت محمدیہ نہ صرف مجروح بلکہ ختم ہوجاتی ہے کیونکہ جب دین اسلام کے اولین راوی خود مجروح وناقابل اعتماد تھے' نفسانی خواہشات کے اسیر تھے' دنیوی مفاد کے لئے شرعی احکام کی قطعا پرواہ نہیں کرتے تھے' ان کے ظاہر وباطن میں زمین وآسمان کا فرق تھا' وہ باطن میں مؤمن بھی نہیں تھے صرف ظاہری طور پر مسلمان ہوئے تھے' تو ایسے لوگوں کی دست درازیوں اور خرد برد سے دین اسلام کیسے محفوظ رہ سکتا ہے؟ درحقیقت اسی سازش کے تحت صحابہ کرام کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کیونکہ جب صحابہ مجروح ہوجائیں گے تو پھر دین اسلام کی پوری عمارت دھڑام سے نیچے گر جائے گی' پورا اسلام باطل ہوجائے گا۔

يقول الإمام مالک : من تنقص أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ أو كان فى قلبه عليهم غل فليس له حق فى فيئ المسلمين .

(الحلية لأبى نعيم الأصفهاني ، والشفاء للقاضى عياض)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں : جو کسی صحابی کی تنقیص کرے یا اس کے دل میں صحابہ سے عداوت ونفرت ہے، تو ایسے شخص کا مسلمانوں کے مال فے میں کوئی حصہ نہیں ہے"۔

وقال أيضاً : من شتم النبى ﷺ قتل ومن شتم الصحابة أدب .

يعنى جس نے نبی اکرم ﷺ کو گالی دی اسے قتل کردیا جائے گا اور جو صحابہ کو گالی دے اسے ادب سکھانے کے لئے سزا دی جائے گی۔

وقال عن الذين يسبون الصحابة : انما هولاء أقوام أرادوا القدح فى النبى ﷺ فلم يمكنهم ذلک فقدحوا فى أصحابه حتى يقال رجل سوء ، لو كان رجلا صالحا لكان أصحابه صالحين (الصارم المسلول لابن تيميه رحمه الله)

اور جو صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں ان کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کا مقصد براہ راست نبی کریم ﷺ میں عیب نکالنا تھا لیکن جب یہ

ممکن نہیں ہوا تو آپ ﷺ کے صحابہ میں عیب نکالنے لگے تا کہ یہ کہا جائے کہ آپ ﷺ برے انسان تھے اگر اچھے ہوتے تو ان کے ساتھی بھی اچھے ہوتے۔

وقال ابن القاسم : سمعت مالکا یقول : لا یحل لأحد أن یقیم بأرض یسب فیھا السلف **(البیان والتحصیل لابن رشد ' وأحکام القرآن لابن العربی)**

امام ابن القاسم فرماتے ہیں میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سنا: کہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ ایسی جگہ رہے جہاں سلف کو گالیاں دی جاتی ہو۔

وقال البویطی سألت الشافعی: أأصلی خلف الرافضی ؟

قال : لا تصل خلف الرافضی ولا القدری ولا المرجی .

امام بویطی فرماتے ہیں میں نے امام شافعی سے سوال کیا' کیا میں رافضی کے پیچھے صلاۃ پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: رافضی' قدری اور مرجی کے پیچھے صلاۃ نہ پڑھو''۔

قال أحمد بن حنبل : اذا رأیت الرجل یذکر أحدا من أصحاب رسول اللہ بسوء فاتھمه علی الإسلام **(شرح أصول الاعتقاد)**

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:'' جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ کسی صحابی کی برائی بیان کرتا ہے تو اس سے کہو تیرا اسلام ہی خطرے میں ہے''۔

وقال : لا يجوز لأحد أن يذكر شيئا من مساويهم ولا يطعن على أحد منهم بعيب ولا نقص فمن فعل ذلک فقد وجب على السلطان تأديبه وعقوبته وليس له أن يعفو عنه بل يعاقبه ويستتيبه فان تاب قبل منه وان ثبت أعاد عليه العقوبة وخلده الحبس حتى يموت أو يراجع (الصارم المسلول)

مزید فرمایا: ''کسی کے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ صحابہ کی برائیوں کو بیان کرے یا کسی میں عیب یا نقص نکالے جو ایسا کرے سلطان پر واجب ہے کہ اس کو ادب سکھائے اور اس کو سزا دے' اس کے لئے معاف کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کو سزا دینا ضروری ہے' اسی طرح اس کو توبہ کرائے اگر توبہ کر لے تو قبول کیا جائے گا' اور اگر توبہ سے انکار کر دے تو اس کو مزید سزا دے اور مرتے وقت تک اسے جیل میں ہمیشہ کے لئے ڈال دے یا پھر وہ رجوع کر لے''۔

وقال الإمام اسحاق بن راهويه : من شتم أصحاب النبی ﷺ يعاقب ويحبس.

امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں: جو نبی ﷺ کے صحابہ کو گالی دے اس کو سزا دی جائے اور اسے قید کر دیا جائے۔

وقال أبو زرعة الرازی : اذا رأیت الرجل ینتقص أحدا من أصحاب رسول اللهﷺ فاعلم أنه زندیق ، وذلک أن رسول الله ﷺ عندنا حق والقرآن حق ، وانما أدی الینا هذا لقرآن والسنن أصحاب رسول الله ﷺ وانما یریدون أن یجرحوا شهودنا لیبطلوا الکتاب والسنة والجرح بهم أولی وهم زنادقة (الکفایة للخطیب البغدادي ، والإصابة لابن حجر)

امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ کسی صحابی کی تنقیص کرتا ہے تو جان لو کہ وہ زندیق (بے دین وملحد) ہے اس لئے کہ ہمارے عقیدے میں رسول اکرمﷺ حق ہیں قرآن حق ہے، اور ہم تک قرآن اور آپﷺ کی سنتوں کو پہونچانے والے یہی صحابہ ہیں، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے گواہوں کو مجروح (نا اعتبار) کردیں تا کہ کتاب وسنت خود بخود باطل ہوجائے، یہی جرح کے زیادہ حقدار ہیں یہ زنادقہ (بددین لوگ) ہیں''۔

وقال الإمام یحیی بن معین فی تلید بن سلیمان المحاربی الکوفی : کذاب کان یشتم عثمان وکل من شتم عثمان أو طلحة أو أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ دجال لا یکتب عنه وعلیه لعنة الله والملائکة والناس أجمعین (تاریخ الخطیب وتهذیب التهذیب)

اور امام یحیی بن معین رحمہ اللہ تلید بن سلیمان الکوفی المحاربی کے متعلق فرماتے ہیں: ''کذاب (جھوٹا) ہے وہ عثمان کو برا کہتا تھا' اور جو بھی عثمان یا طلحہ یا کسی بھی صحابی کو برا کہے وہ دجال ہے اس سے حدیث نہیں لکھی جائے گی اور اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو''۔

وقال الإمام الطحاوی : ونحب أصحاب رسول الله ﷺ ولا نفرط فی حب أحد منهم ' ولا نتبرأ من أحد منهم' ونبغض من یبغضهم وبغیر الحق یذکرهم ' ولا نذکرهم الا بخیر ' حبهم دین وایمان واحسان ' وبغضهم کفر ونفاق وطغیان. (**العقیدة الطحاویة**)

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم رسول اکرم ﷺ کے تمام صحابہ سے محبت کرتے ہیں' البتہ کسی کی بھی محبت میں ہم غلو نہیں کرتے' اور نہ ہی کسی سے برأت کرتے ہیں' جو ان سے بغض رکھے اور برائی کے ساتھ ان کا ذکر کرے ہم بھی اس سے بغض رکھتے ہیں' صحابہ کا جب بھی ہم ذکر کرتے ہیں خیر کے ساتھ کرتے ہیں' ان سے محبت: دین' ایمان اور احسان ہے' اور ان سے بغض ونفرت کرنا: کفر' نفاق اور سرکشی ہے۔

وقال القاضي أبو یعلی : الذي علیه الفقهاء فی سب الصحابة ان کان مستحلا لذلک کفر وان لم یکن مستحلا فسق .

قاضی ابویعلی فرماتے ہیں: صحابہ کرام کو گالی دینے کے بارے میں فقہاء کا جو مذہب ہے وہ یہ کہ گالی دینے والا اگر اسے حلال سمجھتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور اگر حلال نہیں سمجھتا ہے تو فاسق ہے''۔

وقال شيخ الإسلام ابن تيميه : من زعم أن الصحابة ارتدوا بعد رسول الله ﷺ الا نفرا قليلا لا يبلغون بضعة عشر نفسا أو أنهم فسقوا عامتهم فهذا لا ريب في كفره .

یعنی جو یہ گمان رکھتا ہو کہ دس بارہ صحابہ کے سوا باقی تمام صحابہ دین سے مرتد ہوگئے تھے یا تمام صحابہ بلا استثناء فاسق ہوگئے تھے تو ایسے آدمی کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے''۔

دو فرقے ہیں جنہوں نے کھل کر صحابہ کرام کی تکفیر کی ایک خوارج انہیں نواصب بھی کہا جاتا ہے دوسرے روافض جنہیں لوگ شیعہ کہتے ہیں۔

قارئین کرام! اس بات کے اعتراف کرنے میں کوئی عار نہیں کہ صحابہ کرام معیار حق وہدایت اور ایمان ویقین کے بلند درجہ پر فائز ہونے کے باوجود بشر تھے' معصوم عن الخطا نہیں تھے خطا کا صدور ان سے ناممکن نہیں' لیکن ان کے بحر حسنات میں ان لغزشوں کی مثال قطرہ سے زیادہ نہیں' ساتھ ہی اگر ان سے کوئی کوتاہی ہو بھی جاتی تھی تو فوراً اس سے رجوع کر لیتے' توبہ واستغفار کرتے' اللہ سے ندامت کا اظہار

کرتے، اور پھر ہم جیسے گنہگار لوگ اس لائق نہیں کہ صحابہ کرام پر نکتہ چینی کریں، ہم اس بات کو بھی روا نہیں سمجھتے کہ ہم اسے لغزش کا نام دیں، وہ ان کا اجتہاد تھا اور مجتہد ہر حال میں اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے، اگر حق بجانب رہا تو دوہرا اجر اور اگر غلطی ہوگئی تو بھی ایک اجر کا مستحق ہوتا ہے۔

یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کہ تمام صحابہ کرام فضل وکمال میں ایک جیسے نہیں ہیں، ان میں سب سے افضل خلفاء راشدین پھر باقی عشرہ مبشرہ، اس کے بعد بدری صحابہ، پھر بیعت رضواں میں شرکت کرنے والے صحابہ، اس کے بعد جو فتح مکہ سے قبل ایمان لائے، اور عمومی طور پر مہاجرین صحابہ زیادہ قربانیوں کی وجہ سے انصار صحابہ سے افضل ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن میں مہاجرین کا ذکر ہمیشہ انصار سے پہلے ہوا ہے، لیکن صحبت کے فضل میں سب یکساں وبرابر ہیں اور سب جنت کے مستحق ہیں ان شاء اللہ، جس طرح قرآن سورت فاتحہ سے لیکر سورۃ الناس تک اللہ کا کلام ہے، کلام ہونے کی حیثیت سے ان میں کوئی فرق نہیں البتہ ان میں بعض سورتوں اور آیتوں کو ایک دوسرے پر فوقیت حاصل ہے، اسی طرح صحابہ کرام کی مثال ہے، اس کی دوسری مثال انبیاء کرام اور رسل عظام سے دیجا سکتی ہے کہ سارے انبیاء کرام ورسل عظام نبوت ورسالت میں ایک مقام رکھتے ہیں، لیکن وہ مراتب میں آپس میں متفاوت ہیں، رسل عظام کا مقام ومرتبہ انبیاء کرام سے زیادہ ہے، رسولوں میں اولوالعزم سب

سے افضل ہیں پھر تمام انبیاء ورسل میں ہمارے نبی کریم ﷺ سب سے افضل اور سب کے سردار ہیں، یہی مثال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہے، صحابہ کرام کے بارے میں جس طرح اللہ ان سے راضی ہوا اللہ کے بندوں کو بھی ان سے راضی ہوجانا چاہئے، اور جب بھی ان کا ذکر ہو تو خیر کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اللہ ہمیں تعصب اور جانبداری سے بچائے حق کو حق کی حیثیت سے سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق سے نوازے، اور ہمیں صحابہ کرام سے مزید محبت کی توفیق دے آمین۔

اہل بیت کے فضائل:

آپ ﷺ کے جو اہل بیت ہیں ان کا ایک خاص مقام ہے، ان سے محبت کرنا اور ان کی تعظیم وتوقیر کرنا دراصل نبی کریم ﷺ سے محبت اور آپ کی تعظیم وتوقیر کرنا ہے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ آپ ﷺ کے اہل بیت سے محبت کرے، ان کا جو مقام ہے وہ ان کو دے اس لئے کہ ان میں جو صحابہ ہیں انہیں نبی کریم ﷺ کی صحبت کے ساتھ ساتھ قرابت کا بھی حق حاصل ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، نبی کریم ﷺ کے قرابت دار میرے قرابت داروں سے زیادہ بہتر ہیں کہ میں ان کی صلہ رحمی کروں۔ (متفق علیہ)

اہل بیت سے مراد:

اہل بیت کا معنی ہے گھر والے، یہاں وہ لوگ مراد وہ ہیں جن پر زکاۃ حرام ہے، ان میں ہاشم کی ساری اولاد یعنی آل علی، آل جعفر، آل عقیل آل عباس، اسی طرح آل مطلب بھی شامل ہیں، اور جہاں تک آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کی بات ہے تو وہ قرآن کریم کی رو سے بدرجہ اولی اہل بیت میں شامل ہیں۔

قرآن کریم سے اس بات کی دلیل کہ اہل بیت میں سب سے پہلے بیویاں اور انسان کی اولاد ہی داخل ہوتی ہیں، یہ ہے کہ جب فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ کو اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری سنائی تو وہ فطری طور پر تعجب سے کہنے لگیں کہ میں بڑھیا اور میرے شوہر بھی بڑی عمر کے، تو میں آخر کیسے بچہ جن سکتی ہوں ؟ تو فرستوں نے کہا:

﴿قَالُواْ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ رَحْمَتُ اللّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ﴾ (سورۃ ہود:۷۳)

یعنی: ''فرشتوں نے کہا: کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کر رہی ہو، تم پر اس گھر کے لوگو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، بیشک اللہ حمد وثنا کا سزاوار اور بڑی شان والا ہے''۔

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اہل بیت میں سب سے پہلے انسان کی بیوی شامل ہوتی ہے۔

اسی طرح اللہ رب العالمین آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کومخاطب کر کے ارشادفرماتا ہے: ﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلاً مَّعْرُوفاً ☆ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ☆ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفاً خَبِيراً﴾ (سورۃ الاحزاب:۳۲-۳۴)

یعنی :''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو' نرم لہجہ سے بات نہ کرو یہی تمہاری پرہیزگاری کے شایان شان ہے' تا کہ جس کے دل میں روگ ہے وہ کوئی غلط توقع نہ لگالے' اور بھلائی کی بات کرو' اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے زمانے کی طرح اظہار تجمل نہ کرو' اور صلاۃ پڑھتی رہو' اور زکاۃ دیتی رہو' اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو' اے نبی کی گھر والیو! اللہ تعالی یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے' اور تمہیں خوب پاک کر دے' اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو بیشک اللہ لطف کرنے والا اور باخبر ہے''۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (الذی لا یشک فیہ من تدبر القرآن أن نساء النبی ﷺ داخلات فی عموم قوله تعالی ﴿ إِنَّمَا يُرِيْدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً ﴾فان سیاق الکلام معهن ، ولهذا قال تعالی بعد هذا کله ﴿ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ﴾أی اعملن بما ینزل الله علی رسوله فی بیوتکن من الکتاب والسنة ، قاله قتادة وغیر واحد ، واذکرن هذه النعمة التی خصصتن بها من بین الناس أن الوحی ینزل فی بیوتکن دون سائر الناس)

ترجمہ: جوبھی قرآن میں تدبر سے کام لے گا اسے اس بات میں کوئی شک نہیں رہے گا کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویاں اللہ کے اس قول کے عموم میں داخل ہیں ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً ﴾اس لئے کہ کلام کا سیاق وسباق انہیں کے ساتھ ہے، اسی لئے اللہ عزوجل نے ان سب کے بعد فرمایا﴿ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ﴾ یعنی اے نبی کی بیویو! اللہ تعالی تمہارے گھروں میں کتاب وسنت کی جو باتیں اپنے رسول پر نازل کررہا ہے ان پر عمل کرو، یہ قتادہ اوران کے علاوہ لوگوں کا قول ہے، اوراس نعمت کو یاد رکھو جو تمام لوگوں میں صرف تمہیں خصوصیت کے ساتھ عطا

کی گئی کہ لوگوں کے گھروں کے بجائے تمہارے گھروں میں اللہ کی وحی کا نزول ہوتا ہے"۔

زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ کی حدیث: غدیرِخم والی میں آپ ﷺ نے اہل بیت کے بارے میں تین مرتبہ فرمایا: (أذكركم في أهل بيتي)(صحیح مسلم)

''میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں''۔

سلف صالحین کے نہج پر چلنے والے تمام مسلمان نبی کریم ﷺ کے تمام اہل بیت سے نہ صرف محبت کرتے ہیں بلکہ ان کا خصوصی خیال رکھتے ہیں، اوران کے لئے اللہ تعالی سے ہمیشہ دعائیں کرتے ہیں کیونکہ ان سے محبت ہمارے دین اور ایمان کا حصہ ہے، البتہ روافض کی طرح ان کی شان میں غلو نہیں کرتے، انہیں معصوم نہیں سمجھتے، اور شریعت میں ان کا جو مقام ہے اس سے اونچا مقام نہیں دیتے اور نہ ہی خوارج کی طرح ان کی شان میں تنقیص اور کوتاہی کرتے ہیں، اور نہ ہی روافض ونواصب کی طرح آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرتے ہیں، اور نہ ہی روافض کی طرح نبی اکرم ﷺ کے مہربان ومشفق چچا ابو طالب کو صاحب ایمان مانتے ہیں۔ اللہ تعالی سب کو حق سمجھنے اوراپنانے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاتمة

عن أنس أن رجلا سأل رسول الله ﷺ متى الساعة ؟ فقال : وما ذا أعددت لها ؟ قال : لا شيء انى أحب الله ورسوله ﷺ فقال: أنت مع من أحببت ، فقال أنس والله ما فرحنابشيء كما فرحنا من قوله ﷺ أنت مع من أحببت فأنا أحب رسول الله وأبا بكر وعمر وأرجو أن أكون معهم بحبی اياهم وان لم أعمل مثل أعمالهم . (متفق عليه)

خادم رسول انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے اس سے پوچھا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا اس کے سواء کچھ نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ رہو گے، انس فرماتے ہیں: ہمیں جتنی خوشی آپ ﷺ کی اس بات سے ہوئی کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ رہے گا اتنی خوشی کسی چیز سے نہیں ہوئی، مجھے رسول اللہ ﷺ سے ابوبکر وعمر سے محبت ہے اور مجھے امید ہے کہ ان سے محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ رہوں گا گرچہ میرے پاس ان کے جیسے اعمال نہیں ہیں''۔ (بخاری ومسلم)

ضروری وضاحت: حدیث مذکور میں صحابی کے اس قول سے کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کے سواء ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس صحابی کے پاس صرف محبت تھی عمل نہیں تھا اس لئے کہ محبت کا اسی وقت فائدہ ہوگا جب انسان کے پاس عمل بھی ہوگا ' وہ چونکہ اللہ کے احسانات کے سامنے اپنے اعمال وعبادات کو بیحد حقیر جانتے تھے' اس لئے انہوں نے یہ فرمایا۔ ورنہ وہ راتوں میں تہجد گذار اور دن میں شہ سوار ہوا کرتے تھے' نبی کا حکم پورا ہونے سے پہلے تعمیل کے لئے تیار ہو جاتے تھے' وہ صرف فرائض وواجبات نہیں بلکہ مستحبات کے بھی پابند تھے' ان کے دل کینہ وکپٹ اور بغض وحسد سے پاک تھے' اس دھرتی پر انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل لوگ تھے' بلاشبہ وہ اس روئے زمین پر انسان نما فرشتے تھے۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ اے اللہ ہم تجھے گواہ بناتے ہیں کہ ہمیں بھی تیرے خلیل وحبیب نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ سے بیحد محبت ہے' اور جو بھی ان سے بغض رکھتا ہے اے اللہ تو گواہ رہ کہ ہمیں ایسے بدطینت لوگوں سے سخت بغض اور نفرت ہے' اے اللہ! تو ہمیں قیامت کے دن صحابہ کرام کی رفاقت ومعیت نصیب فرما' اے اللہ تو ہمیں رسول اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب فرما آمین!

ختم شد

فہرست